٧٨٦

قرآنی اعجاز کا ایک پہلو

یعنی قرآن کی حفاظت واقعات کی روشنی میں

اجی کفار مکہ بھی اسے سنتے تھے چھپ چھپ کر
اسی سے تم سمجھ جاؤ کہ کیا قرآن ہوتا ہے — کوثر معرونی
(مجلہ پیغام ص ۴۵٦)

☆
☆
☆
☆
☆

از

عتیق الرحمٰن اعظمی

آزادول جنوبی افریقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآنی اعجاز کا ایک پہلو

واقعات کی روشنی میں

قال اللّٰہ تعالی : شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن . (البقرہ : ١٨٥)

ترجمہ: ماہ رمضان جس میں قرآن نازل ہوا.

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں : أُنزلَ أشرفُ الکُتب بأشرف اللُّغات علی أَشرف الرُّسل بسَفارتِ أشرفِ الملائکةِ وکان ذلکَ فی أشرفِ بِقاعِ الأَرض وأُبتدیٔ انزالُه فی أشرفِ شهورِ السَّنة وهو رمضان فکمُل من کلِّ الوجوہ . (ابن کثیر : سورہ یوسف : ٢)

یعنی قرآن میں شرافت کی سب جہتیں جمع ہوگئیں ہیں: کتاب بہترین، زبان سب سے اشرف عربی، رسول سب سے اشرف نبی آخرالزماں ﷺ، بیچ میں واسطہ سب سے اشرف فرشتہ جبرئیل، نزول کی ابتداء ہوئی سب سے بہترین زمین کے ٹکڑے مکہ میں اور بہترین ماہ رمضان میں ... لیلۃ القدر میں قرآن کریم لوح محفوظ سے سماء دنیا پر اتارا گیا پھر بتدریج ٢٣ سال میں پیغمبر پر اترا ، نیز اسی شب میں پیغمبر پر اسکے نزول کی ابتداء ہوئی . (فوائد علامہ عثمانیؒ : سورۃ الدخان و القدر)

اس مضمون کا مقصد قرآن کی عظمت کو بیان کرنا ہے کسی انسان کو حد سے بڑھانا مقصود نہیں، قرآن اللہ کا کلام ہے اور اللہ کی ذات و صفات عقل سے ماوراء ہے، قرآن معجزہ ہے، معجزہ خلاف عقل ہی ہوتا ہے.

یہ مضمون ماہنامہ الخیر ملتان میں شائع ہوا. دیکھئے الخیر رمضان المبارک ١٤٢٨ھ ص ١٣ و محرم ١٤٢٩ھ ص ٣٩ .

حضرت عثمانؓ پوری رات عبادت کرتے اور ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر لیتے.

(اقامة الحجة على انّ الاكثار فى التعبُّد ليس ببدعة للعلامه عبد الحى اللكهنوى ص ٦٠)

حضرت تمیم داری بھیؓ بھی ایک رکعت میں ختم کرتے تھے . (ایضا ۶۲)

حضرت علیؓ ایک دن میں آٹھ ختم کر لیتے . (ایضا ۶۴)

حضرت ثابت بُنانیؒ روزانہ ختم کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے . (ایضا ۷۰)

حضرت قتادہؒ سات راتوں میں ایک ختم کرتے اور رمضان شریف میں تین راتوں میں ایک ختم کرتے اور رمضان کے اخیری عشرہ میں ہر رات ایک ختم کرتے.(ایضا ۷۱)

حضرت سعید بن جبیرؒ دو راتوں میں ختم کرتے ، ایک مرتبہ بیت اللہ کے اندر ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کرلیا. (ایضا ۷۲)

حضرت منصور بن زاذان روزانہ ایک ختم کرتے ، اور رمضان شریف میں مغرب وعشاء کے درمیان دو ختم کرلیا کرتے تھے اور تیسری مرتبہ شروع کر کے کچھ حصہ پڑھ لیا کرتے تھے، اس زمانہ میں عشاء چوتھائی رات تک مؤخر کی جاتی تھی . (ایضا ۷۴ و حاشیہ ص ۹۹)

مجاہدؒ اور علی ازدیؒ بھی رمضان شریف میں مغرب وعشاء کے درمیان قرآن ختم کرلیا کرتے تھے . (ایضا حاشیہ ۹۹)

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ روزانہ ایک ختم کرتے تھے اور رمضان شریف میں دو ختم کرتے ایک، دن میں اور ایک رات میں، اور عبد اللہ بن مبارکؒ کی روایت ہے کہ دو رکعات میں پورا قرآن ختم کرلیا کرتے تھے . (ایضا ۷۶)

امام زہریؒ روزانہ ختم کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے ، اور ۲۱ ـ ۲۵ ـ ۲۷ رمضان کو

افطاری سے پہلے پہلے قرآن ختم کر لیتے تھے۔ (ایضا ۹۰)

حضرت امام شافعیؒ بھی روزانہ ایک قرآن ختم کر لیتے اور رمضان شریف میں دو ختم کرتے اور یہ سب ختم نماز میں ہوتے۔ (ایضا ۹۱)

شیخ ابو العباس بن عطاء روزانہ ایک ختم کرتے اور رمضان شریف میں روزانہ تین ختم کر لیتے۔ (ایضا ۹۴)

واصل بصری اور وکیع بن جراح ہر رات ایک قرآن ختم کرتے۔ (ایضا ۹۵)

(حضرت وکیع امام ابو حنیفہ کے شاگرد اور امام شافعی کے استاذ تھے)

سُلیم تُجیبی ہر رات تین قرآن ختم کر لیتے تھے۔ (ایضا حاشیہ شیخ عبد الفتاح ابو غدہؒ ۹۶)

حسن بن صالح اور علی بن صالح اور انکی والدہ تینوں رات کو تین حصوں میں تقسیم کر کے عبادت کرتے اور ہر رات ایک قرآن ختم کرتے جب والدہ کا انتقال ہوا تو دونوں بھائی مل کر ختم کرتے جب علیؒ کا بھی انتقال ہو گیا تو حسن اکیلے ہر رات قرآن ختم کرتے۔ (ایضا حاشیہ ص ۹۶)

ابو بکر بن عیاش (شاگرد امام عاصمؒ) ۳۰ سال سے روزانہ ایک ختم قرآن کرتے تھے، ایک مرتبہ اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اس کمرہ میں اللہ کی نافرمانی نہ کرنا اسلئے کہ میں نے اس میں بارہ (۱۲) ہزار قرآن ختم کئے ہیں، انتقال کے وقت آپ کی بیٹی رونے لگیں تو آپ نے فرمایا: کیوں روتی ہو؟ کیا تم ڈرتی ہو کہ اللہ تعالی مجھے عذاب دیں گے حالانکہ میں نے اس گوشہ میں ۲۴ ہزار ختم کئے ہیں۔ (ایضا حاشیہ ۹۷) (نیز دیکھئے مقدمہ علم القراءات از حضرت مولانا فضل الرحمٰن اعظمی مدظلہ ص ۸۳)

جعفر بن حسن سنبھلی نے بہت سارے ختم کئے ہر ختم ایک ہی رکعت میں ہوتا تھا،

نماز میں سجدہ کی حالت میں انتقال فرمایا۔ (ایضا ۹۸)

حضرت معاویہؓ کے دورۂ خلافت میں مصر کے قاضی سُلیم بن عِشر باوجود قاضی ہونے کے ہر رات چار قرآن ختم فرماتے تھے۔ (ایضا ص۹۹)

شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ نے اقامۃ الحجۃ کے حاشیہ میں ص ۹۸و۹۹ پر امام نوویؒ کے حوالہ سے تفصیل بیان کی ہے کہ مختلف حضرات مختلف اوقات میں ختم کرتے تھے، بہت سے حضرات ایک مہینہ میں ختم فرماتے، کئی حضرات نے ہفتہ بھر میں ختم کیا، اسی طرح تین دنوں میں یا ایک دن میں ختم کرنے والے بھی بہت گزرے ہیں، ایک ہی دن میں دو ختم والے اور تین ختم والے بھی کئی حضرات گزرے ہیں اور بعض حضرات نے ایک ہی دن میں آٹھ ختم بھی کئے ہیں اور فرمایا: سب سے زیادہ تعداد ختم قرآن کے بارے میں ہمارے علم کے مطابق یہی (آٹھ) ہے۔ (اقامۃ الحجۃ ص ۹۸ والاذکار للنووی ص ۵۹)

وکان کثیرون یختِمون فی کل یوم و لیلۃ ختمۃ ، یعنی روزانہ قرآن ختم کرنے والے بہت گزرے ہیں۔ (الاذکار ص۵۹)

حضرت امام بخاریؒ روزانہ تراویح کی ہر رکعات میں بیس آیتیں سناتے پھر اخیر شب میں ایک تہائی سے نصف قرآن تک پڑھتے اور ہر تیسرے دن ختم کرتے، اور دن میں افطار کے قریب تک ایک ختم فرماتے۔ (ہدی الساری مقدمہ فتح الباری ۴۸۱ بحوالہ ہدیۃ الدراری ص ۳۵ از شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل الرحمٰن زید مجدہ)

علامہ شامیؒ بھی رمضان شریف میں روزانہ قرآن ختم فرماتے معانی کے تدبر کے ساتھ۔

وکان فی رمضان یختم کل لیلۃ ختما کاملا مع تدبر معانیہ۔ (قرۃ عیون الاخیار ص۹)

حافظ کریم بخش نابینا تھے، گنگوہ کے رہنے والے تھے، اور وہیں پڑھاتے تھے، وہ

حضرت روح اللہ لاہوریؒ نے مکہ معظمہ میں ماہ رمضان مبرک کے اندر بیس (۲۰) دنوں میں پورا قرآن حفظ کرلیا. (ایضا ص ۲۰۶)

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ جب حج کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو سمندر میں جہاز پر رمضان شریف کا چاند نظر آگیا، رفقاء کی خواہش ہوئی کہ تراویح پڑھی جائے مگر کوئی حافظ نہیں تھا لوگوں کے اصرار پر ایک پارہ روزانہ دن میں حفظ کرتے اور رات کو تراویح میں سنادیا کرتے اس طرح پورا قرآن (ایک ماہ میں) یاد کر کے سنا دیا. (اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے ۲۰۷)

حضرت مولانا محمد اسحاق بردوانی (خلیفہ حضرت تھانویؒ) کو دوران تدریس حفظ قرآن کا شوق پیدا ہوا اور آپ نے صرف سات دن اور چار گھنٹوں میں پورا قرآن مجید حفظ کرلیا، آپ کے حافظہ اور کرامت پر تمام شہر کانپور میں ہلچل مچ گئی، حضرت حکیم الامتؒ (اپنے وعظ میں) فرماتے تھے: ہمارے ایک دوست مولانا محمد اسحاق بردوانی کا انداز حفظ کلام مجید بھی معجزات کلام الہی میں سے ایک ہے. (کاروانِ تھانویؒ ص ۱۰۴)

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خاں صاحب مدظلہ خلیفہ حضرت مولانا مسیح اللہ خاں صاحبؒ و بانی جامعہ فاروقیہ کراچی روزانہ ایک پارہ دن میں یاد کرتے اور رات کو تراویح میں سنا دیتے، ۲۷ یا ۲۹ دنوں میں پورا قرآن حفظ کرلیا. (ملفوظات فقیہ الامت ۸۵/۱ و ماہنامہ الخیر ص ۲۴ صفر ۱۴۲۶ھ)

حضرت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کو ان کے بچوں کے حفظ کی تکمیل پر خیال آیا کہ بچوں کو حافظ بنا کر اپنے لئے اور اپنے اہلیہ کے لئے تاج کی فضیلت کا انتظام کرلیا لیکن اپنے والدین کے لئے کچھ نہیں کیا، چنانچہ اپنی مصروفیات کے باوجود تقریباً تین ماہ کی

مدت میں قرآن کریم حفظ کرلیا اس وقت حضرت مفتی صاحب کی عمر ۴۶ سال تھی.

(انوار الرشید ۲۳۵ والخیر ۲۴ شمارہ صفر ۱۴۲۶ھ)

ایک سات سالہ بچہ نے پانچ ماہ سے کم مدت میں قرآن حفظ کرلیا، احمد پور شرقیہ ضلع بھاولپور کے ایک دینی ادارہ جامعۃ الحنیف الاسلامیہ کے سات سالہ طالبعلم محمد ساجد (پیدائش ۲۸ ردسمبر ۱۹۹۶ء) نے ایک اگست ۲۰۰۳ء کو نورانی قاعدہ سے اپنی تعلیم شروع کی اور ۱۸ رجنوری ۲۰۰۴ء کو قرآن کریم مکمل حفظ کرلیا، اس دوران ۲۸ یوم کی تعطیلات ہوئیں، اس حساب سے بچے کی تدریسی مدت چار ماہ ۲۳ دن بنتی ہے.

(ماہنامہ الخیر ص ۴ شمارہ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ)

مصر کے سید مصطفیٰ کی عمر کل گیارہ (۱۱) برس کی ہے لیکن خداداد صلاحیت، قوت حافظہ اور محنت شاقہ کی بدولت اس نے تین ماہ میں قرآن مجید اور چھ مہینوں میں قراءات عشرہ پر مشتمل مکمل قرآن حفظ کرلیا، یہ کارنامہ بے مثال ہی کہا جائیگا ..... الخ.

(ماہنامہ القاسم نوشہرہ پاکستان ص ۲۲ محرم ۱۴۳۵ھ نومبر ۲۰۱۳ء)

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ میرا خود دیکھا ہوا ہے جس زمانہ میں میرا قیام مدرسہ راندیریہ رنگون میں تھا تو ہندوستان سے ایک شخص رنگون آیا اس کے ساتھ اس کی لڑکی بھی تھی جس کی عمر چار سال سے زیادہ نہ تھی اس نے کہا یہ لڑکی حافظۂ قرآن ہے اور بغیر پڑھے پڑھائے پیدائشی حافظہ ہے آپ جہاں سے چاہیں ایک آیت پڑھ دیں یہ اس سے آگے دس بارہ آیتیں پڑھ دیگی چنانچہ رنگون میں بہت سے مقامات پر اس کا امتحان لیا گیا جیسا کہا تھا ویسا دیکھا گیا، رنگون کے لوگوں نے اس لڑکی کو بہت انعام دیا اسکے باپ کی آمدنی اسی لڑکی کے اس کمال ہی سے تھی، میں نے اس سے کہا

کہ اسے آمدنی کا ذریعہ نہ بناؤ مجھے اندیشہ ہے کہ اس طرح یہ لڑکی زیادہ نہ جئے گی،
چنانچہ میرا خیال صحیح نکلا اگلے سال میں نے سن لیا کہ اس بچی کا انتقال ہوگیا ہے۔
(الخیر ص ۶ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ بحوالہ اشرف البیان فی معجزات القرآن للشیخ ظفر احمد عثمانیؒ)

شاہ اسماعیل شہیدؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جب آدمی قرآن پاک کی تلاوت بکثرت کرتا رہتا ہے تو اس کا جلد پڑھنا آسان ہوجاتا ہے حتی کہ گھنٹہ سوا گھنٹہ میں قرآن شریف پورا کرلیتا ہے، کہا کچھ اس انداز سے جس سے سامعین یہ سمجھے کہ خود بھی اس پر قادر ہیں اسلئے آپ سے اتنی دیر میں ختم کردینے کی درخواست کی آپ نے دہلی میں جمنا کے کنارہ پر عصر بعد کا وعدہ فرمایا حسب وعدہ وقت مقررہ پر لوگ جمع ہوگئے تو پڑھنا شروع کیا اور مغرب سے پہلے ہی پورا کلام پاک ختم کردیا۔ (ملفوظات فقیہ الامت ۳ / ۱۱۴ و حکایاتِ اولیاء (معنی) ص ۶۷ حکایت نمبر ۵۳)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:
بندہ نے جب یہ رسالہ (فضائل رمضان) لکھا تھا اس وقت میں نے اپنے دوستوں سے (رمضان میں ان کے قرآن پاک پڑھنے کے معمولات لکھنے کی) فرمائش کی تھی تو متعدد کے جوابات (پورے رمضان المبارک میں) ساٹھ (۶۰) سے لے کر پینسٹھ (۶۵) (تک پڑھنے) کے آئے تھے، جن میں ایک عزیز مولانا انعام الحسن (صاحبؒ) بھی تھے، اور میرے والد صاحبؒ تو قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد سے چھ ماہ تک ایک قرآن پاک روزانہ پڑھا کرتے تھے.. محمد زکریا عفی عنہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ
(کتب فضائل پر اشکالات اور ان کے جوابات ص ۹۳ از مولانا محمد شاہد سہارنپوری مدظلہ)

حضرت مولانا انعام الحسنؒ کے لڑکے مولانا زبیر الحسن صاحب مدظلہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے

سہارنپور قرآن سنایا، ۲۹ رمضان میں دہلی گئے، مولانا عشاء کے بعد پہنچے، حضرت مولانا انعام الحسن نے فرمایا کیا ارادہ ہے؟ کہا جو آپ فرمائیں، فرمایا چلو مصلے پر، چنانچہ مولانا زبیر الحسن صاحب مصلے پر پہونچے اور صبح سحری کے قریب تک پورا قرآن پاک پورا کر کے مصلے سے ہٹے، اسی رات بقیہ رات میں سارا قرآن پورا کر کے ہٹے۔

(ملفوظات فقیہ الامت ۳/۲۷۴)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں: میری دادی صاحبہ نور اللہ مرقدہا حافظہ تھیں اور بہت اچھا یاد تھا، سال بھر کا معمول خانگی مشاغل کھانے پکانے کے علاوہ ایک منزل روزانہ کا تھا اور رمضان میں چالیس پارے روزانہ کا۔

(آپ بیتی ۱/۹۵ طبع جدید سہارنپور)

حضرت فقیہ الامت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ نے ایک طالب علم سے پوچھا جو قرآن پاک حفظ کرتے تھے کہ کتنا پارہ سناتے ہو؟ انھوں نے بتایا کہ آدھا پارہ، اس پر فرمایا کہ میں نے مدت دراز تک نصف قرآن ہر روز نماز میں پڑھا اور رمضان میں ہمیشہ ہر روز ایک قرآن پورا کرنے کا معمول ہے۔ (ملفوظات فقیہ الامت ۳/۳۴۲)

علی متقی الھندی صاحب کنز العمال نے پورا قرآن ایک صفحہ پر لکھ دیا ہر سطر چوتھائی پارہ کی تھی جو ایک عجوبۂ روزگار تھی۔ (نزھۃ الخواطر ۴/۲۱۶ اسلاف کے حیرت انگیز کارنامے ۱۹۸ و الخیر ص ۳۷ رمضان ۱۴۲۶ھ)

شیخ جنید حصاری تین دن میں پورا قرآن مع اعراب لکھ لیا کرتے تھے اور یہ کام درس وتدریس کے بعد فرصت کے وقت کیا کرتے تھے۔ (الخیر ایضا)

مولانا یوسف (بنوریؒ) نے فرمایا کہ میں نے ان کا تذکرہ ابن خلکان میں دیکھ لیا

وہ ابوبکر حنفی گزرے ہیں جنہوں نے ایک ہزار جلد میں تفسیر لکھی ہے، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے فرمایا جس قدر علوم الہیہ کی خدمت دین محمدی کے متبعین نے کی ہے اس قدر ساری امتوں کی بھی ملکر نہ ہوگی [۱] اور پھر نہ صرف کما بلکہ کیفا بھی ایسا ہی ہے پانچ سو اور تین سو جلدوں والے تو بہت ہوئے۔ (ماہنامہ محدث عصر ص ۱۲ شمارہ اگست ۲۰۰۴ء)

تفسیر حدائق ذات بھجۃ علامہ ابو یوسف عبد السلام قزوینی (م ۴۸۳ھ) کی ہے تین سو جلدوں میں ہے، بعض نے کہا پانچ سو یا سات سو جلدوں میں ہے، غرائب وعجائب کا مجموعہ ہے، آیت **واتبعوا ما تَتلوا الشَّياطينُ على مُلكِ سُلَيمان** (بقرہ : ۱۰۲) کی تفسیر میں پوری ایک جلد ہے۔ (یتیمۃ البیان لمشکلات القرآن علامہ بنوریؒ ص ۱۷ و نایاب تحفہ ۳۳ و محدثین کی قوت حفظ از مولانا ابو بکر غازیپوریؒ ص ۱۳۱)

محمد ابن جریر طبریؒ نے ۳۰ ہزار ورق میں تفسیر لکھی تھی پھر اسکا اختصار کر کے ۳ ہزار ورق میں لکھی جو اسوقت ۳۰ جلدوں میں پائی جاتی ہے اندازہ یہ ہے کہ اصل تفسیر ۳ سو جلدوں میں ہوگی، ابو بکر ابن العربی نے ۸۰ ہزار ورق میں تفسیر لکھی، ابو عبد اللہ المقدسی الحنفی نے ۵۰ یا ۸۰ یا ۹۹ جلدوں میں لکھی (مختلف اقوال ہیں)، ابو بکر محمد الانصاری النقاش نے ۱۲ ہزار ورق میں تفسیر لکھی۔ (اس تفسیر اور دیگر تفاسیر کیلئے دیکھئے یتیمۃ البیان ص ۱۷۔۱۸)

علامہ فخر الدین رازیؒ نے فرمایا تھا کہ سورۂ فاتحہ سے ایک ہزار مسائل کا استخراج

---

[۱] ابو الفیض فیضی ہندی (م ۱۰۰۴ھ) نے دو جلدوں میں تفسیر لکھی جس میں کوئی نقطہ والا حرف استعمال نہیں ہوا، اس کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو: العلومُ كلُّها صُداعُ الا علمَ كلامِ اللّٰهِ و كلامُ اللّٰه لا عدّ لمَحامِدِه و لا حدّ لِمَكارمِه و لا حصرَ لِرُسُومِه و لا اِحصاءَ لعُلومِه و ما عِلم علومَ كلامِ اللّٰه كلها احدٌ الا اللّٰہ و رسولُه و أولُوا العلمِ ما علِموا الا عداداً۔ (اعجاز القرآن علامہ عثمانیؒ ۵۹)

کیا جا سکتا ہے، کسی حاسد نے اعتراض کیا تو علامہ رازی نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر لکھی پوری ایک جلد میں۔ (دیکھئے تفسیر رازی ابتداء سورہ فاتحہ)

قرآن کی حفاظت : امام قرطبی نے سند متصل کے ساتھ ایک واقعہ لکھا ہے کہ امیر المؤمنین مامون کی عادت تھی کہ کبھی کبھی اس کے دربار میں علمی مسائل پر بحث و مباحثے اور مذاکرے ہوتے تھے جس میں ہر اہل علم کو آنے کی اجازت تھی، ایک مذاکرہ میں ایک یہودی بھی آ گیا جو شکل اور لباس وغیرہ کے اعتبار سے بھی ایک ممتاز آدمی معلوم ہوتا تھا، پھر گفتگو کی تو وہ بھی فصیح و بلیغ اور عاقلانہ گفتگو تھی، جب مجلس ختم ہو گئی تو مامون نے اس کو بلا کر پوچھا کہ تم اسرائیلی ہو؟ اس نے اقرار کیا، مامون نے کہا اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو ہم تمہارے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں گے، اس نے جواب دیا میں تو اپنے اور اپنے آباء و اجداد کے دین کو نہیں چھوڑتا، بات ختم ہو گئی یہ شخص چلا گیا، پھر ایک سال کے بعد یہی شخص مسلمان ہو کر آیا اور مجلس مذاکرہ میں فقہ اسلامی کے موضوع پر بہترین تقریر اور عمدہ تحقیقات پیش کیں، مجلس ختم ہونے کے بعد مامون نے اسکو بلا کر کہا کہ تم وہی شخص ہو جو سال گزشتہ آئے تھے؟ جواب دیا ہاں وہی ہوں، مامون نے پوچھا اس وقت تو تم نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا پھر اب مسلمان ہونے کا سبب کیا ہوا اس نے کہا میں یہاں سے لوٹا تو میں نے موجودہ مذاہب کی تحقیق کرنے کا ارادہ کیا، میں ایک خطاط اور خوشنویس آدمی ہوں، کتابیں لکھ کر فروخت کرتا ہوں، میں نے امتحان کیلئے تورات کے تین نسخے کتابت کئے جن میں بہت جگہ اپنی طرف سے کمی بیشی کر دی اور یہ نسخے لے کر میں کنیسہ میں پہونچا، یہودیوں نے بڑی رغبت سے اس کو خرید لیا، پھر اسی طرح انجیل کے تین نسخے کمی بیشی کے ساتھ کتابت کر کے نصاری کے

عبادت خانے میں لے گیا وہاں بھی عیسائیوں نے بڑی قدر و منزلت کے ساتھ یہ نسخے مجھ سے خرید لئے ، پھر یہی کام میں نے قرآن کے ساتھ کیا اس کے بھی تین نسخے عمدہ کتابت کئے جن میں اپنی طرف سے کمی بیشی کی تھی انکو لے کر جب میں فروخت کرنے کیلئے نکلا تو جسکے پاس لے گیا اس نے دیکھا کہ صحیح بھی ہے یا نہیں جب کمی بیشی نظر آئی تو اس نے مجھے واپس کر دیا، اس وقعہ سے میں نے یہ سبق لیا کہ یہ کتاب محفوظ ہے اسلئے میں مسلمان ہو گیا. (معارف القرآن مفتی محمد شفیع صاحبؒ ص ۲۸۲/۵ سورۃ الحجر: ۹ از قرطبی)

فصاحت و بلاغت : علامہ طنطاویؒ نے اپنی تفسیر الجواہر فی تفسیر القرآن میں اپنے دوست کا ایک واقعہ نقل کیا ہے ان کے دوست نے فرمایا: کہ میں جرمنی میں تھا، وہاں کے چند عربی علوم سے دلچسپی رکھنے والے فضلاء کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ان میں سے ایک نے پوچھا کیا تم بھی عام مسلمانوں کی طرح قرآن کے بارے میں یہ خیال رکھتے ہو کہ قرآن عربیت و فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے بھی معجزہ ہے؟ میں نے کہا ہاں میں ایمان رکھتا ہوں اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ یہ تو ایک علمی مسئلہ ہے اس کا امتحان ابھی ہو سکتا ہے میں ایک بات کہتا ہوں آپ اسکو فصیح عربی میں ادا کریں، وہ یہ ہے: جہنم بے حد وسیع ہے، ان سب نے مل کر ۱۵۔۲۰ جملے بنائے مثلا **ان جهنم لوسيعة ، ان جهنم لاوسع مما تظنون ، ان سعة جهنم لا يتصورها عقل انسان ، كل ما خطر ببالک فی سعة جهنم فانها لارحب منه و اوسع** .وغیرہ وغیرہ، میں نے کہا اور محنت کیجئے انہوں نے کہا ہم اپنی محنت اور فکر ختم کر چکے، میں نے کہا قرآن نے جو بیان کیا ہے اسکو سنئے: **يوم نقول لجهنم هل امتلئت وتقول هل من مزيد** (ق : ۳۰) چونکہ وہ عربی داں تھے اچھل پڑے اور اپنی رانوں پر ہاتھ دے

مارے اور اقرار کیا کہ ہم عاجز رہے۔ (تفسیر الجواہر للطنطاوی ۲۳/۱۰۷)

قرآن کی جامعیت: ہارون رشید کے پاس ایک نصرانی طبیب علاج کیلئے رہتا تھا اس نے علی بن حسین بن واقد سے کہا کہ تمہاری کتاب قرآن میں علم طب کا کوئی حصہ نہیں ہے حالانکہ دنیا میں دو ہی علم ہیں ایک علم ادیان دوسرا علم ابدان جس کا نام طب ہے، علی بن حسین نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے سارے فن طب اور حکمت کو آدھی آیت میں جمع کردیا ہے، وہ ہے كُلُوا واشرَبوا ولا تُسرِفُوا (اعراف ۳۱) پھر اس نے پوچھا کیا تمہارے رسول کے کلام میں بھی طب کے متعلق کچھ ہے انھوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چند کلمات میں سارے فن طب کو جمع کردیا، فرمایا: المِعدةُ بيت الدّاء والحمیةُ رأسُ الدواء واَعطِ كلَّ بدن ما عوّدتَه [1] معدہ بیماریوں کا گھر ہے، مضر چیزوں سے پرہیز ہر دوا کی اصل ہے، ہر بدن کو وہ چیز دو جسکا وہ عادی ہے، نصرانی طبیب نے سنکر کہا کہ تمہاری کتاب اور تمہارے رسول نے جالینوس کیلئے کوئی طب نہیں چھوڑی۔ (معارف القرآن ۳/۵۴۷ کشاف ۲/۹۷ اعراف ۳۱)

ملائیشیا میں منعقد ہونے والی کتابوں کی نمائش میں پانچ سو (۵۰۰) سالہ قدیم ایک میٹر لمبا نسخۂ قرآنی متعارف کرایا گیا، نیز ایک نصف میٹر لمبا کھجور کے پتوں پر قلم بند

---

[1] **تنبیہ**: یہ حدیث محدثین کے نزدیک ثابت نہیں ہے بلکہ یہ اطباء کا قول ہے۔ اس کیلئے دیکھئے: تخریج احادیث الکشاف للزیلعیؒ ۱/۴۵۹ ح ۴۶۲)، والمقاصد الحسنہ للسخاویؒ ص ۴۴۶ ح ۱۰۳۳، وکشف الخفاء للعجلونیؒ ص ۲۱۴ ح ۲۳۲۰، الموضوعات الکبری (الاسرار المرفوعہ) للقاریؒ ص ۳۰۹ ح ۴۴۲، وغیرہ۔
بلکہ اس قصہ کے بارے میں بھی حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: لم أجد لهذه الحكاية اسناداً۔ (الکافی الشاف علی الکشاف ۲/۹۶)، اور حافظ زیلعی بھی فرماتے ہیں غریب جدا۔ (تخریج ۱/۴۵۹)

قرآنی نسخہ بھی دکھایا گیا، یہ قرآن کی عظمت اور مسلمانوں کی اس کتاب کے ساتھ وابستگی کا واضح ثبوت ہے. (الفاروق کراچی ص ۲۹ رجب ۱۴۲۸ھ)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فرماتے ہیں: کہ ہینڈن ایک ندی ہے قریب مدرسہ شاہ عبدالرحیم دہلوی کے، ایک دفعہ اُس ندی کی ایک ڈھانگ گری، اس میں سے ایک لاش جوں کی توں نکلی جس کا کفن میلا تھا اور وہاں سے بہہ کر عین دھار میں ٹھہر گئی، کچھ دیر بعد دوسری ڈھانگ گری اور اس میں سے بھی ایک لاش نکلی جسکا کفن بالکل صاف تھا، کہیں داغ دھبہ نہ تھا، وہ پہلی لاش سے مل کر دھاری دار چلدی جیسے کوئی کسی کا منتظر ہو اور دونوں ملکر روانہ ہوجائیں، لوگوں نے ان لاشوں کی تحقیقات کرنی شروع کردی، جستجو کے بعد ایک بڑھیا نے بتایا کہ یہ دونوں قرآن کے حافظ تھے، اسکے بعد حضرت امام ربانی نے ارشاد فرمایا: اب قیاس جاتا ہے کہ جسکا کفن صاف تھا وہ باوضو تلاوت کرتا ہوگا اور دوسرا بے وضو .... الخ (تذکرۃ الرشید ۲/۳۱۵ طبع جدید دیوبند)

ایسے بے شمار واقعات تاریخ میں ملیں گے، ان واقعات سے قرآن کی حقانیت نیز دین متین کی حقانیت اور اس کی حفاظت روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے، اسی طرح کے واقعات محدثین عظام، فقہاء کرام اور دیگر علماءِ اسلام کے بھی ملتے ہیں، حق فرمایا حق تعالی نے: اِنّا نحنُ نزّلنا الذّکرَ و اِنّا لہٗ لَحافِظُون.

وصلّی اللّٰہ تعالی علی خَیرِ خَلقِہ محمدٍ وعلی اٰلِہ و أصحابِہ وأتباعِہ أجمعین والحمد للّٰہ ربّ العٰلمین

عتیق الرحمٰن اعظمی آزادول جنوبی افریقہ رجب ۱۴۲۸ھ اگست ۲۰۰۷ء

ترمیم ونظر ثانی شعبان ۱۴۳۶ھ مئی ۲۰۱۵ء